



ریزرو بینک آف انڈیا

ویب سائٹ: www.rbi.org.in/hindi

ویب سائٹ: www.rbi.org.in

ایمیل: helpdoc@rbi.org.in

ڈپارٹمنٹ آف کمیونیکیشن، سینٹرل آفس، ایس بی ایس مارگ، فورٹ، ممبئی -

400001

فون: 022-22660502

22 جون، 2022

مانیٹری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے منٹس، 6 - 8 جون، 2022
[ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ، 1934 کی دفعہ 45Z کے تحت]

ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934 کے دفعہ 45 Z B کے تحت تشکیل دی گئی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کی چھتیسویں میٹنگ 6 سے 8 جون، 2022 کے دوران منعقد ہوئی۔

2- اس میٹنگ میں تمام اراکین نے شرکت کی - اس میں نیشنل کونسل آف اپلائڈ اکنامک ریسرچ، دہلی کے سینئر مشیر ڈاکٹر ششانک بھٹے، اور اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ ریسرچ، ممبئی میں پروفیسر ڈاکٹر اشیم گوئل، اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، احمد آباد میں پروفیسر، پروفیسر جینتہ آر ورما، اور ڈاکٹر راجیو رجن، ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ، 1934 کے دفعہ (c) (2) 45 ZB کے تحت مرکزی بورڈ کے نامزد کردہ ریزرو بینک کے افسر)؛ مالیاتی پالیسی کے انچارج ڈپٹی گورنر ڈاکٹر مائیکل دیبرا پترا نے شرکت کی۔ اور اس اجلاس کی صدارت گورنر جناب شکتی کانت داس نے کی۔

3- ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934 کے دفعہ 45 Z کے مطابق، ریزرو بینک مانیٹری پالیسی کمیٹی کی ہر میٹنگ کے بعد چودھویں دن، میٹنگ کی کارروائی کے منٹس شائع کرے گا جس میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہوں گی، اور وہ یہ ہیں:

(الف) مانیٹری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد،

(ب) مانیٹری پالیسی کمیٹی کے ہر ممبر کا ووٹ، جو کہ ایسے ممبر سے منسوب ہے، مذکورہ اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد پر اور،

(ج) مذکورہ اجلاس میں منظور کردہ قرارداد پر دفعہ 45 Z کے ذیلی سیکشن (11) کے تحت مانیٹری پالیسی کمیٹی کے ہر رکن کا بیان۔

4- مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے ریزرو بینک کی جانب سے صارفین کے اعتماد، گھریلو افراط زر کی توقعات، کارپوریٹ سیکٹر کی کارکردگی، کریڈٹ کے حالات، صنعتی، خدمات اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں کے اوٹ لک، اور پیشہ ور پیش گوئی کرنے والوں کے تخمینے کا جائزہ لینے کے لیے کئے گئے سروے کا جائزہ لیا۔ مانیٹری پالیسی کمیٹی نے عملے کے میکرو اکنامک پروجیکشنز، اور اوٹ لک کے مختلف خطرات سے متعلق متبادل منظرناموں کا بھی تفصیلی جائزہ لیا۔ مذکورہ بالا امور کو دھیان میں رکھتے ہوئے اور مانیٹری پالیسی کے موقف پر وسیع مباحثے کے بعد، مانیٹری پالیسی کمیٹی نے وہ قرارداد منظور کی جو ذیل میں ذکر کی گئی ہے۔

قرارداد

5- موجودہ اور ابھرتے ہوئے میکرو اکنامک صورتحال کے جائزے کی بنیاد پر، مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج (8 جون، 2022) کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا:

• لیکویڈیٹی ایڈجسٹمنٹ سہولت (ایل اے ایف) کے تحت پالیسی ریپو ریٹ کو فوری طور پر 50 بیس پوائنٹس سے بڑھا کر 4.90 پر رکھا جائے۔

اس کے نتیجے میں، اسٹینڈنگ ڈپازٹ فیسٹیٹی (ایس ڈی ایف) کی شرح 65.4 فیصد اور مارجنل اسٹینڈنگ فیسٹیٹی (ایم ایس ایف) کی شرح اور بینک ریٹ کو 5.15 فیصد پر ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے۔

• ایم پی سی نے اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اکاموڈیٹیو رہنے کا بھی فیصلہ کیا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ افراط زر آگے بڑھنے کے ہدف کے اندر رہے، جبکہ ترقی کو سپورٹ کیا جائے۔

یہ فیصلے نمو کی حمایت کرتے ہوئے $+/-$ 2 فیصد کے بینڈ کے اندر کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) افراط زر کے لیے 4 فیصد کی درمیانی مدت کے ہدف کو حاصل کرنے کے مطابق ہیں۔

فیصلے سے متعلق بنیادی باتیں درج ذیل بیان میں ذکر کیے گئے ہیں۔

جائزہ

عالمی معیشت

6- مئی 2022 میں ایم پی سی کی میٹنگ کے بعد سے، عالمی معیشت کئی دہائیوں کی بلند افراط زر اور سست شرح نمو، مسلسل جغرافیائی سیاسی تناؤ اور پابندیوں، خام تیل اور دیگر اشیاء کی بلند قیمتوں اور کووڈ-19 سے متعلقہ سپلائی چین کی رکاوٹوں کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ عالمی مالیاتی

منڈیاں بڑھتے ہوئے جمود کے خدشات کے درمیان ہنگامہ آرائی کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے عالمی مالیاتی حالات شدت کا رخ اختیار کر رہے ہیں اور ترقی کے نقطہ نظر اور مالی استحکام کو خطرات لاحق ہیں۔

گھریلو اکانومی

7. 31 مئی 2022 کو قومی شماریاتی دفتر (این ایس او) کے جاری کردہ عارضی تخمینوں کے مطابق، 2021-22 میں ہندوستان کی حقیقی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی نمو 8.7 فیصد تھی۔ یہ وبائی مرض سے پہلے کی سطح (20-2019) سے 1.5 فیصد زیادہ ہے۔ Q4:2021-22 میں، حقیقی جی ڈی پی کی نمو Q3 میں 5.4 فیصد سے گھٹ کر 4.1 فیصد رہ گئی، جو کہ بنیادی طور پر امیکرون لہر کی وجہ سے نجی کھپت میں کمزوری کی وجہ سے نیچے آ گئی۔

8. اپریل۔ مئی 2022 کے لیے دستیاب معلومات اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی کے وسیع ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ شہری طلب بحال ہو رہی ہے اور دیہی مانگ بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ تجارتی سامان کی برآمدات نے مئی کے دوران لگاتار پندرہویں مہینے میں مضبوط دوبرے ہندسوں میں اضافہ کیا جبکہ غیر تیل اور غیر سونے کی درآمدات ایک صحت مند رفتار سے بڑھ رہی ہیں، جو ملکی طلب کی بحالی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

9. مجموعی طور پر نظام کی لیکویڈیٹی بڑے سرپلس میں رہی ہے، جس میں 4 مئی سے 31 مئی کے دوران ایل اے ایف کے تحت یومیہ اوسط جذب 5.5 لاکھ کروڑ ہو گیا جو 8 اپریل سے 3 مئی 2022 کے دوران 7.4 لاکھ کروڑ سے اکانومیشن کی بتدریج واپسی کی پالیسی کے مطابق تھا۔ 20 مئی 2022 تک، تجارتی بینکوں سے رقم کی فراہمی (ایم 3) اور بینک کریڈٹ میں بالترتیب 8.8 فیصد اور 12.1 فیصد اضافہ ہوا۔ 27 مئی 2022 تک ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 601.4 بلین امریکی ڈالر تھے۔

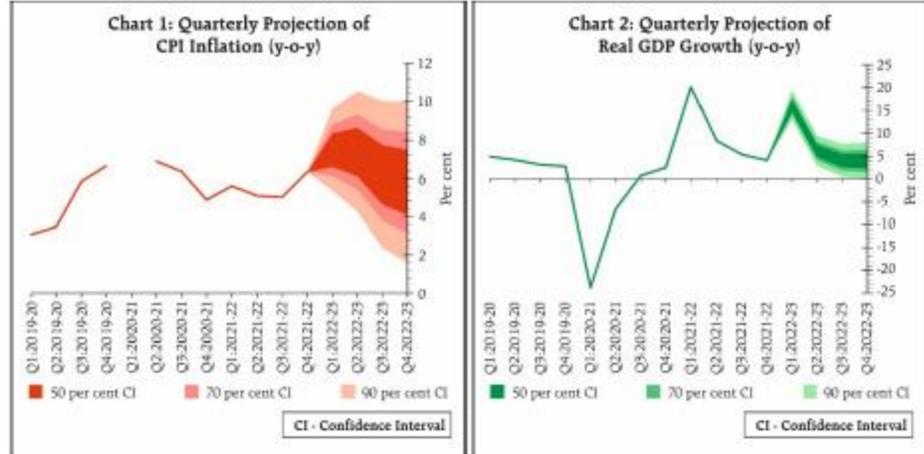
10. سی پی آئی ہیڈ لائن افراط زر مارچ 2022 میں 7.0 فیصد سے بڑھ کر اپریل 2022 میں 7.8 فیصد ہو گئی، جو اس کے تمام اہم اجزاء میں وسیع البنیاد اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ اناج، دودھ، پھل، سبزیاں، مصالحہ جات اور تیار کھانے کی وجہ سے غذائی افراط زر کے دباؤ میں اضافہ ہوا۔ ایل پی جی اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافے سے ایندھن کی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ بنیادی افراط زر (یعنی خوراک اور ایندھن کو چھوڑ کر سی پی آئی) تقریباً تمام اجزاء میں سخت ہو گیا، جس پر ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن کے ذیلی گروپ کا غلبہ ہے۔

اؤٹ لک

11. کشیدہ عالمی جغرافیائی سیاسی صورتحال اور اس کے نتیجے میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ گھریلو افراط زر کے نقطہ نظر میں کافی غیر یقینی صورتحال پیدا کرتا ہے۔ گندم کی برآمدات پر

پابندیوں سے ملکی رسد میں بہتری آنی چاہیے لیکن گرمی کی لہر کی وجہ سے ربیع کی پیداوار میں کمی ایک خطرہ ہو سکتی ہے۔ نارمل جنوب مغربی مانسون کی پیش گوئی خریف کی زرعی پیداوار اور خوراک کی قیمت کے نقطہ نظر کے لیے اچھی علامت ہے۔ خوردنی تیل کی قیمتیں ایک بڑے سپلائر کی طرف سے برآمدی پابندی اٹھانے کی وجہ سے کچھ حالیہ اصلاحات کے باوجود، عالمی سپلائی کے منفی حالات پر دباؤ میں رہتی ہیں۔ ایکسائز ڈیوٹی میں حالیہ کمی کے نتیجے میں، پیٹرولیم مصنوعات کی مقامی خوردہ قیمتوں میں کمی آئی ہے۔ خام تیل کی بین الاقوامی قیمتیں، تاہم، بلند رہیں، اور گھریلو پمپ کی قیمتوں میں مزید اثر ڈالنے کے خطرات ہیں۔ بجلی کی قیمتوں میں ردوبدل کے اٹے خطرات بھی ہیں۔ مینوفیکچرنگ، سروسز اور انفراسٹرکچر سیکٹر کی فرموں کے ابتدائی نتائج جو ریزرو بینک کے سروے میں رائے شماری کرتے ہیں ان پٹ اور آؤٹ پٹ کی قیمتوں میں مزید دباؤ کی توقع کرتے ہیں۔ ان عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے، اور 2022 میں نارمل مانسون کے مفروضے اور خام تیل کی اوسط قیمت (بھارتی ٹوکری) 105 امریکی ڈالر فی بیرل کے حساب سے، اب افراط زر 2022-23 میں 6.7 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کی پہلی سہ ماہی 7.5 فیصد اور کوارٹر 2 میں 7.4 فیصد؛ اور کوارٹر 3 میں 6.2 فیصد؛ اور کوارٹر 4 میں 5.8 فیصد پر رہنے کا امکان ہے، جبکہ خطرات یکساں طور پر متوازن ہیں۔ (چارٹ 1)۔

12. گھریلو اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی مضبوط ہو رہی ہے۔ دیہی کھپت کو ممکنہ طور پر نارمل جنوب مغربی مانسون اور زرعی امکانات میں متوقع بہتری سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ زیادہ رابطے والے خدمات میں بہتری آنے سے شہری کھپت کو تقویت دینے کا امکان ہے۔ توقع ہے کہ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو صلاحیت کے استعمال کو بہتر بنانے، حکومت کے کیپیکس پش، اور بینک کریڈٹ کو مضبوط بنانے سے مدد ملے گی۔ تجارتی سامان اور خدمات کی برآمدات میں اضافہ حالیہ تیزی کو برقرار رکھنے کے لیے تیار ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود طویل جغرافیائی سیاسی تناؤ، اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، مسلسل رسد میں رکاوٹیں اور عالمی مالیاتی حالات کی سختی کے اثرات آؤٹ لک پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے، 2022-23 کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو کا تخمینہ 7.2 فیصد پر برقرار رکھا گیا ہے، جس میں کوارٹر 1 میں 16.2 فیصد؛ اور کوارٹر 2 میں 6.2 فیصد پر؛ اور کوارٹر 3 میں 4.1 فیصد؛ اور کوارٹر 4 میں 4.0 فیصد پر برقرار رکھا گیا ہے، جبکہ خطرات بڑے پیمانے پر متوازن رہے ہیں۔ (چارٹ 2)۔



13- مانیٹری پالیسی کمیٹی کی اپریل اور مئی کی قراردادوں میں مہنگائی کے خطرات کی بات ابھر کر سامنے آ گئی ہے۔ تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہنگائی 2022-23 کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران 6 فیصد کی اوپری ٹولیرنس کی سطح سے اوپر رہنے کا امکان ہے۔ عالمی ترقی کے خطرات اور جغرافیائی سیاسی تناؤ کی وجہ سے مہنگائی کی رفتار کو کافی غیر یقینی صورتحال نے گھیر رکھا ہے۔ حکومت کی طرف سے سپلائی سائیڈ کے اقدامات کچھ لاگت کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد کریں گے۔ تاہم، اسی ساتھ، مانیٹری پالیسی کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ غذائی افراط زر کو مسلسل جھٹکے ہیڈ لائن افراط زر پر دباؤ کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ مہنگائی کے دباؤ کا برقرار رہنا ہیڈ لائن سی پی آئی پر دوسرے دور کے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ لہذا، افراط زر کی توقعات کو لنگر انداز رکھنے اور قیمتوں کے دباؤ کے وسیع ہونے کو روکنے کے لیے کیلیبریٹڈ مانیٹری پالیسی کارروائی کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق، مانیٹری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریپو ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس سے بڑھا کر 4.90 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مانیٹری پالیسی کمیٹی نے اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز رکھنے کا بھی فیصلہ کیا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ افراط زر آگے بڑھنے کے ہدف کے اندر رہے، جبکہ ترقی کو سپورٹ کیا جائے۔

14- مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے تمام ممبران - ڈاکٹر ششانک بھٹیڈے، ڈاکٹر آشیما گوئل، پروفیسر جینتہ آر ورما، ڈاکٹر راجیو رانجان، ڈاکٹر مائیکل دیباہراتا پاترا اور جناب شکتی کانت داس نے متفقہ طور پر پالیسی ریپو ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس سے بڑھا کر 4.90 پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

14- مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے تمام اراکین جس میں ڈاکٹر ششانک بھٹیڈے، ڈاکٹر آشیما گوئل، پروفیسر جینتہ آر ورما، ڈاکٹر راجیو رانجان، ڈاکٹر مائیکل دیباہراتا پاترا اور جناب شکتی کانت داس شامل ہیں، نے متفقہ طور پر اس بات کے حق میں ووٹ کیا کہ اکاموڈیشن کو واپس لینے پر توجہ مرکوز کیا جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ نمو کو برقرار رکھتے ہوئے افراط زر آگے آنے والے وقت میں ہدف کے اندر رہے۔

15- مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے اجلاس کے منٹس 22 جون، 2022 کو شائع کیے جائیں گے۔

16- مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کی اگلی میٹنگ 2 سے 4 اگست 2022 کے دوران طے کی گئی ہے۔

پالیسی ریپو ریٹ کو 4.90 فیصد تک بڑھانے کی قرارداد پر ووٹنگ

رکن	ووٹ
ڈاکٹر ششانک بھینڈے	ہاں
ڈاکٹر اشیم گونل	ہاں
پروفیسر جینتہ آر ورما	ہاں
ڈاکٹر راجیو رنجن	ہاں
ڈاکٹر مائیکل دیباہرانا پاترا	ہاں
جناب شکتی کانت داس	ہاں

ڈاکٹر ششانک بھینڈے کا بیان

18. اپریل 2022 اور مئی 2022 کی مانیٹری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کے بعد سے افراط زر کے دباؤ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بیڈ لائن سی پی آئی افراط زر سال بہ سال کے حساب سے مارچ میں 7.0 فیصد سے بڑھا اور اپریل میں 7.8 فیصد بڑھا۔ مہنگائی کی شرح بھی جنوری اور فروری میں مہنگائی کے ہدف کے ٹولیرنس بینڈ کی بالائی سطح پر یا اس سے اوپر تھی۔ بیڈ لائن سی پی آئی میں مہینے کی بنیاد پر مارچ میں 0.96% اور اپریل میں 1.4% کا اضافہ ہوا، جو کہ دسمبر 2021- فروری 2022 کے پچھلے تین مہینوں میں نظر آنے والے معتدل اضافے یا کمی کے پیٹرن کو تبدیل کرتے ہوئے، خاص طور پر مارچ میں قیمتوں کے بڑھے ہوئے دباؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ اپریل افراط زر کے دباؤ کا پھیلاؤ سی پی آئی کے تین بڑے اجزاء خوراک، ایندھن اور متفرق اشیاء کی بڑھتی ہوئی شرحوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ خوراک کے معاملے میں، مارچ اور اپریل میں سی پی آئی میں ماہ بہ ماہ اضافہ بالترتیب 1.3 اور 1.4 فیصد تھا، جو دسمبر 2021 سے فروری 2022 کے دوران گرتے ہوئے پیٹرن کو تبدیل کرتا ہے۔ سی پی آئی- فیول اینڈ لائٹ گروپ اپریل میں 3.1 فیصد بڑھ گیا (مہینہ بہ مہینہ کے حساب سے) جو کہ جولائی 2011 کے بعد سب سے زیادہ رفتار ہے۔ اگرچہ افراط زر کی شرح اکتوبر 2021 سے بڑھ رہی ہے، مارچ 2022 کے بعد کی مدت میں اس کی رفتار پچھلے مہینوں سے نمایاں طور پر تیز رہی ہے۔

19. کووڈ-19 وبائی بیماری کی پے در پے لہروں کے بعد معیشت کی سپلائی سائیکل کچھ معمول پر آنے کی شروعات کے ساتھ ساتھ، بین الاقوامی منڈیوں میں اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتیں 2021 میں ان

پٹ لاگت میں اضافے کی ایک بڑی وجہ بنی ہوئی ہیں۔ مارچ کے بعد سے قیمتوں کی رفتار بنیادی طور پر روس-یوکرین جنگ کی وجہ سے عالمی رسد میں رکاوٹ اور اس کے نتیجے میں اشیاء کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہے۔ اشیائے خوردونوش کی مہنگائی کے معاملے میں، پیداواری کمیوں اور جنگ کی وجہ سے خوردنی تیل اور گندم کی رسد کی پابندیوں کی وجہ سے بین الاقوامی منڈیوں میں رسد میں رکاوٹوں نے ابھرتے ہوئے طلب اور رسد کے عدم توازن کو بڑھا دیا ہے۔ کھاد اور دیگر ان پٹ سپلائرز پر اثرات زرعی شعبے میں سپلائی کی لاگت میں اضافہ کرتے ہیں۔ عام طور پر توانائی کی قیمتیں رسد میں رکاوٹ اور مسلسل طلب سے متاثر ہوئی ہیں۔

20. اگرچہ ملکی مالیاتی اور اقتصادی پالیسیاں وبائی مرض کے دوران ترقی کے لیے معاون رہیں، وبائی امراض کی بار بار آنے والی لہروں اور اس کے عالمی اثرات کے نتیجے میں مسلسل ترقی کی رفتار کو حاصل کرنا ایک مشکل ہدف رہا ہے۔ عالمی سطح پر وبائی مرض کے خاتمے کے وقت کے بارے میں غیر یقینی صورتحال برقرار ہے کیونکہ متعدد ممالک میں انفیکشن میں اچانک اضافہ کی اطلاع ملی ہے۔ قومی شماریاتی دفتر کے ذریعہ جاری کردہ تخمینوں کے جی ڈی پی کے عارضی تخمینے 2021-22 کے لیے جی ڈی پی کی نمو کو 8.7 فیصد پر رکھتے ہیں جو کہ نجی حتمی کھپت کے اخراجات، مجموعی مقررہ سرمائے کی تشکیل اور مجموعی جی ڈی پی کی عکاسی کرتے ہیں، یہ سب کچھ مستقل قیمتوں میں مایا جاتا ہے، جو کہ 2019-20 کے وبائی سال سے پہلے کے مقابلے میں ہے۔ جی ڈی پی کا نمو سال بہ سال کے حساب سے مالی سال 2021-22 کے کوارٹر 4 میں 4.1 فیصد رہا۔ جو کہ اس سے پہلے کے کوارٹر سے 6.7 فیصد زیادہ ہے۔ جی وی اے کے حساب سے، معیشت، زراعت، صنعت، اور خدمات کے تمام بڑے حصے بشمول تعمیرات نے 20-2019 کی سطح سے تجاوز کیا۔ خدمات کے شعبے میں، صرف وہ طبقہ جس میں زیادہ رابطے والی تجارت، ہوٹل اور ٹرانسپورٹ کے ذیلی شعبے شامل ہیں، جی وی اے ابھی تک وبائی امراض سے پہلے کی سطح تک نہیں پہنچ سکا ہے۔

21. معیشت کے بارے میں حالیہ اعداد و شمار مجموعی طور پر مثبت رہے، جس میں وسیع بنیاد پر اشارے جیسے نان فوڈ بینک کریڈٹ، جی ایس ٹی کی وصولی اور ٹول کی وصولی مئی 2022 تک سال بہ سال کی بنیاد پر نمایاں ترقی کو ظاہر کرتی ہے۔ پیٹرول اور ڈیزل کی کھپت کے معاملے میں، جس کے لیے اپریل 2022 تک ڈیٹا دستیاب ہے، سال بہ سال ترقی کی شرح پچھلے مہینے کے مقابلے زیادہ ہے۔ مئی 2022 میں مینوفیکچرنگ کے لیے پی ایم آئی اپریل کے مقابلے میں معمولی طور پر کم رہا اور خدمات کے معاملے میں، مئی میں پی ایم آئی میں بہتری آئی ہے۔ آر بی آئی کے انٹرپرائز سروے مالی سال 2022-23 کی سہ ماہیوں کے دوران خاص طور پر سال کی دوسری ششماہی میں اعلیٰ پیداوار/ٹرن اوور کی کاروباری توقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اپریل اور مئی 2022 میں تجارتی سامان کی برآمدات 2020-21 کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنی سے بھی زیادہ ہو گئیں اور 2019-20 میں اسی مدت میں قدروں سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ درآمدات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے جو بڑھتی ہوئی ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، ترقی کے امکانات کے حوالے سے واضح طور پر غیر یقینی صورتحال موجود ہے، خاص طور پر عالمی پیداوار اور تجارتی حجم میں اضافے کے ساتھ ابھرتی ہوئی منفی عالمی طلب کے حالات کے پیش

نظر اب 2021 کے مقابلے میں 2022 میں کم رہنے کی توقع ہے۔ کئی بڑی ترقی یافتہ معیشتوں میں مالیاتی پالیسی کی سختی ہندوستان کے لیے سرمایہ کے بہاؤ، مالیاتی منڈیوں اور شرح مبادلہ پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بڑے شہری علاقوں میں 2 مئی سے 11 مئی 2022 کے دوران آر بی آئی کا کنزیومر کنفیڈنس سروے کیا گیا جو کہ اگلے ایک سال کے لیے عام معاشی حالات میں کمزور امید کو ظاہر کرتا ہے، جس میں زیادہ 'ضروری اخراجات' کی وجہ سے مجموعی طور پر گھریلو اخراجات میں ایک سال آگے تک کے لئے اضافہ متوقع ہے۔

22. موجودہ رجحانات اور اہم اشاریوں کے تخمینوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، مالی سال 2022-23 کے لیے سالانہ بنیادوں پر حقیقی جی ڈی پی نمو کو 7.2 فیصد پر برقرار رکھا گیا ہے جیسا کہ اپریل 2022 کے اجلاس میں پیش کیا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، واضح طور پر غیر یقینی صورتحال ہے، خاص طور پر عالمی معاشی حالات سے متعلق غیر یقینی صورتحال موجود ہے۔ آر بی آئی کے مئی 2022 کے دوران کیے گئے پیشہ ورانہ پیشین گوئیوں کے سروے میں مالی سال 2022-23 میں حقیقی جی ڈی پی نمو کے لیے 7.2 فیصد کی اوسط پیشین گوئی ہے، سال بہ سال کی بنیاد پر، جو کہ مارچ 2022 میں حاصل کردہ 7.5 فیصد سے کم ہے۔

23. مالی سال 2021-22 کے کوارٹر 4 میں مسلسل ترقی کی رفتار، اور مالی سال 2022-23 کے کوارٹر 1 کے پہلے ایک یا دو مہینوں میں معاشی سرگرمیوں کے وسیع اشاریوں میں مثبت رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ ابھرتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے طلب کے حالات معاشی ترقی کے لیے معاون ہیں۔

24. مالی سال 2022-23 کے لیے متوقع ہیڈلائن افراط زر کی شرح پر، سال بہ سال کی بنیاد پر، اب اپریل کی میٹنگ میں پیش کی گئی 5.7 فیصد سے 6.7 فیصد تک نظر ثانی کی گئی ہے۔ ان عوامل میں سے ایک جو اوپر کی نظر ثانی کا باعث بنی ہے وہ ہے سال کے لیے خام تیل کی اوسط قیمت میں اضافہ بھی تجارتی توازن کو متاثر کرتا ہے۔ مالی سال 2022-23 میں متوقع سہ ماہی ہیڈ لائن افراط زر کی شرح جون 2022 کے لیے ایم پی سی قرارداد میں فراہم کی گئی ہے۔ پیٹرولیم کی قیمتوں کے علاوہ، ہیڈ لائن افراط زر بھی خوراک کی افراط زر سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے۔ اہم غذائی اجناس کے لیے، ایک نارمل بارش قیمتوں میں اعتدال پیدا کرے گی، حالانکہ غذائی اجناس کے لیے بین الاقوامی سپلائی کے حالات ایک ایسا عنصر ہوں گے جو اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں افراط زر کو متاثر کرے گا۔

25. مجموعی طور پر، افراط زر کا دباؤ جو مارچ 2022 سے شدت اختیار کر گیا ہے، مالی سال 2022-23 میں اس وقت تک تشویش کا باعث رہے گا جب تک کہ بین الاقوامی سپلائی کے حالات تیزی سے بہتر نہیں ہوتے۔ ہدف کی سطح تک پہنچنے کے لیے افراط زر کی رفتار کو تبدیل کرنا مالیاتی پالیسی کے لیے اس مرحلے پر ایک ترجیح ہے، حالانکہ ترقی کی رفتار معمولی رہتی ہے۔ مہنگائی کے دباؤ پر لگام لگانے کے لیے عالمی سطح پر متعدد معیشتوں میں مانیٹری پالیسی کو سخت کرنا شروع ہو گیا ہے۔ گھریلو صارفین پر بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے اثرات پر قابو پانے

کے لیے مالی اقدامات اور سپلائی میں توسیع کو بہتر بنانے کے اقدامات قیمت کے دباؤ کو معتدل بنائیں گے۔ آر بی آئی اپریل 2022 میں ایل اے ایف کوریڈور کو ہموار کرنے کے لیے آگے بڑھا، ایس ڈی ایف کو بنیاد بنا کر اور کوریڈور کی وسیع کر کے وبائی مرض سے پہلے کی سطح پر بحال کر کے۔ ایم پی سی نے مئی میں ہونے والی اپنی میٹنگ میں پالیسی ریپو ریٹ میں 40 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا اور آر بی آئی نے بھی سی آر آر میں 50 بیسس پوائنٹس کے اضافے کا اعلان کیا۔ افراط زر کی شرح کی بلند سطحوں کے پیش نظر جو بین الاقوامی سپلائی چینز کو درپیش رکاوٹوں کے پیش نظر برقرار رہ سکتی ہے، اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ پالیسی کی شرحیں افراط زر کی اعتدال کی توقعات کے مطابق ہوں اور لیکویڈٹی حالات معاشی ترقی کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ ایک ایسے ماحول میں جو کووڈ وبائی مرض کی وجہ سے کم محدود ہے۔ اگرچہ ان اقدامات کے اثرات سے مختصر مدت میں مجموعی طلب پر کچھ منفی اثرات پڑنے کا امکان ہے، اب ایک مستحکم معاشی ماحول کو یقینی بنانے کے لیے افراط زر کے دباؤ کو معتدل کرنا بہت ضروری ہے۔

26. اس کے مطابق، میں پالیسی ریپو ریٹ کو 50 بیسس پوائنٹس سے بڑھا کر 4.90 فیصد کرنے کے لیے ووٹ دیتا ہوں۔ میں اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے بھی ووٹ دیتا ہوں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ افراط زر آگے بڑھنے کے ہدف کے اندر رہے، جبکہ ترقی کی حمایت برقرار رہے۔

ڈاکٹر آشیما گوئل کا بیان

27. باقی دنیا میں امریکی افراط زر کے عام ہونے کی تشویش ہے، لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستانی افراط زر مختلف ہے۔ ہمارے ہاں مہنگائی امریکہ سے کہیں زیادہ تھی لیکن یہ ماضی میں تھی۔ خطرہ یہ ہے کہ یوکرین کی جنگ سے شروع ہونے والی خام تیل اور اشیائے خوردونوش کی افراط زر سے ہندوستانی افراط زر کا زیادہ خطرہ ہے۔ افراط زر وسیع البنیاد ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی نقل و حمل اور مواصلاتی لاگت تقریباً ہر پروڈکٹ کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن لاگت پر اس کا اثر ایک بار کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرے دور کے حقیقی اثرات کے لیے اجرت میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور چونکہ ہندوستان میں اکثریت اب بھی دیہی علاقوں میں رہتی ہے، اس لیے دیہی اجرت میں اضافہ ہونا چاہیے۔ 2007-2011 کے دوران ہندوستان کے اعلیٰ افراط زر کے واقعہ میں حقیقی دیہی اجرت میں اضافہ تیزی سے مثبت رہا۔ خام مال کی قیمتوں میں اضافے سے اشیائے خوردونوش کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں لیکن ان پٹ کی قیمتیں دوبارہ نہیں بڑھتی ہیں کیونکہ خوراک کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ لیکن اگر دیہی اجرت میں اضافے سے خوراک کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں، تو بعد میں اجرت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

28. اجرت سے لے کر قیمتوں تک سلسلہ میں بہت سے لنکس ہیں۔ متوقع افراط زر اور لیبر مارکیٹ کی تنگی کے ساتھ اجرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں وہ خوراک کی افراط زر کے حوالے سے خاص طور پر حساس ہیں۔ لیکن مفت خوراک پروگرام کا تسلسل خوراک کی قیمتوں کے لیے دیہی

اجرت کی حساسیت کو ختم کر دیتا ہے۔ مزید یہ کہ کم از کم امدادی قیمتوں میں اضافہ معتدل ہے۔ دیگر خاص عوامل جو 2011 میں متعلقہ تھے اب فعال نہیں ہیں۔

29. آج دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ ہم مہنگائی کو نشانہ بنانے والے نظام میں ہیں۔ جس حد تک قیمت کی توقعات مستحکم رہیں وہ اجرت میں اضافہ نہیں کریں گے۔ غیر مستحکم افراط زر اور کم خبروں کے ذرائع والے ملک میں مرکزی بینک کے مواصلات پر بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ افراط زر کا ہدف تیزی سے اندرونی طور پر متاثر ہو سکتا ہے۔ ہر ملک میں گھریلو افراط زر کی توقعات اصل افراط زر سے زیادہ ہیں لیکن درجہ بندی کا اثر حکومتی کارروائی کے لیے انتہائی حساسیت میں ظاہر ہوتا ہے۔ دونوں بار پٹرول اور ڈیزل کی ایکسائز میں کٹوتی کی گئی جس سے گھریلو افراط زر کی توقعات میں زبردست گراوٹ آئی۔ کاؤنٹر سائیکل ٹیکس مالیاتی خسارے میں اضافہ نہیں کر سکتے کیونکہ اعلیٰ برائے نام پیداوار نمو کے تحت ٹیکسوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

30. تیسرا، اگر لیبر مارکیٹ تنگ نہیں ہے تو متوقع افراط زر کے باوجود قیمتوں پر اجرت کا زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔ بڑھتے ہوئے روزگار سے اجرت پر دباؤ نہیں پڑتا، اگر بہت سے لوگ زیادہ اجرت کے بغیر کام کرنے کو تیار ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے، خاص طور پر نوجوانوں کے لیے۔ بہت سے لوگ زیادہ پیداواری ملازمتوں میں منتقل ہونے کے خواہاں ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں اجرت بڑھ رہی ہے جہاں ہنر کی کمی ہے، لیکن یہ ابھی تک کوئی عام رجحان نہیں ہے۔ اس کا مقابلہ امریکہ سے کریں جہاں شدید قلت اجرتوں کو بڑھا رہی ہے۔ وبائی امراض کے دوران بہت سی کمپنیوں نے مزدوری کی لاگت پر کم خرچ کیا ہے اور اجرت کا حصہ کم ہو گیا ہے۔ مزید برآں، مجموعی سپلائی وکر فلیٹ ہونے کا اندازہ لگایا جاتا ہے تاکہ قیمتیں زیادہ نہ بڑھیں چاہے روزگار بڑھ جائے۔

31. چوتھا، کمپنیاں اجرت اور دیگر اخراجات پر مارک اپ کے طور پر قیمتیں مقرر کرتی ہیں۔ لیکن اگر مانگ میں کمی ہے، تو وہ صارفین کو ان پٹ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو منتقل کرنے کے بجائے مارک اپ کو کم کرنے یا دیگر ایڈجسٹمنٹ کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ کارپوریٹ سروے ظاہر کرتے ہیں کہ ان پٹ کی قیمتوں کے اشاریے اوٹ پٹ قیمت کے اشاریوں سے زیادہ بڑھے ہیں اور پھر بھی مارک اپ برقرار ہیں۔ یہ اجرت کا حصہ ہے جو گر گیا ہے۔ یہ کلاسک کم مانگ کا جواب ہے۔ ہندوستان میں امریکہ کی طرح زیادہ محرک نہیں تھا، اور ضرورت سے زیادہ مانگ یہاں افراط زر کے دباؤ میں اضافہ نہیں کر رہی ہے۔

32. پانچواں، کریڈٹ گروتھ معتدل ہے اور ابھی دوہرے ہندسوں تک پہنچی ہے۔ زیادہ پائیدار لیکویڈٹی افراط زر پیدا نہیں کر سکتی اگر زر کی سپلائی میں اضافہ کم ہو اور غیر ملکی اخراج کی وجہ سے اثاثوں کی قیمتیں گر رہی ہوں۔ ملاحظہ کرنے کے لئے ایک اہم بات یہ ہے کہ 8.8% پر وسیع رقم کی ترقی برائے نام آمدنی میں اضافے سے بہت کم تھی۔ مالی حالات ڈھیلے نہیں ہیں۔

33. آخر کار، چونکہ کووڈ-19 کی مدت میں افراط زر زیادہ تر ہدف بینڈ کے اندر رہا، اصل شرح سود امریکہ میں -6% کے مقابلے -2% کے قریب تھی۔ توازن حقیقی شرحوں سے انحراف اور وہ جو مستقل بگاڑ پیدا کر سکتے ہیں وہ بڑی نہیں تھیں۔

34. یوکرین کی جاری جنگ اور چین میں مسائل کے باعث عالمی نمو متزلزل ہو رہی ہے۔ مہنگائی اور بڑے پیمانے پر مالیاتی سختی اس کے لیے مزید خطرات ہیں۔

35. ہندوستانی ترقی، تاہم، ابھی تک ان جھٹکوں سے نمٹنے میں کافی لچکدار نظر آتی ہے۔ ڈیجیٹل بوم اور سپلائی چین ڈائورسیفیکیشن کی وجہ سے برآمدی مانگ عالمی نمو کی نرمی کو ختم کر سکتی ہے۔ کووڈ-19 کے دوبارہ ابھرنے کے باوجود خدمات کی مانگ میں کمی ہے، لیکن یہ برقرار نہیں رہ سکتی ہے۔ دیگر کھپت اب بھی نرم ہے۔ وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری ابھی باقی ہے۔ تاہم، ایک اہم فرق کی پالیسی کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ آج ملک وبائی امراض سے پیدا ہونے والی مندی سے نکل رہا ہے۔ 2011 میں یہ زیادہ گرم ہونے کے واضح علامات کے ساتھ تیزی سے نکل رہا تھا۔ اس لیے پالیسی کو ریکوری پر بھی توجہ دینا ہوگی۔

36. 2022-23 میں ہیڈلائن سی پی آئی آر بی آئی کی افراط زر کا تخمینہ 6.7% ہے (اپریل کی پالیسی میں 5.7% سے زیادہ)، لیکن کوارٹر 4 کا اعداد و شمار 5.8% تک نرم ہونے کی امید ہے۔ آئی آئی ایم احمد آباد سروے سے کمپنیوں کی قیمت کی توقعات بھی ایک سال آگے کی توقعات 6% سے کم کے ساتھ کچھ معمولی اعتدال کو ظاہر کرتی ہیں۔ آر بی آئی کے سروے ظاہر کرتے ہیں کہ سال کے دوسرے نصف میں لاگت کے دباؤ میں کمی کی امید ہے۔ خام تیل کے علاوہ عالمی اشیا کی قیمتوں میں نرمی کے کچھ آثار ہیں۔

37. بحالی کے موجودہ مرحلے پر، تاہم، ایک سال آگے کی حقیقی شرح -1% سے زیادہ منفی نہیں ہونی چاہیے۔ پچاس یا ساٹھ بیس پوائنٹ اضافہ اس کو حاصل کرے گا، جبکہ 2022 میں اسپانک کے کچھ حصے کو دیکھتے ہوئے یہاں تک کہ سپلائی سائیڈ کی مزید نقل و حرکت اور عالمی پیشرفت پر وضاحت کا انتظار ہے۔ اس طرح کی حقیقی شرح سود، وصولی کو زیادہ کم نہ کرتے ہوئے، ممکنہ طور پر مہنگائی کی طلب میں مزید اضافے اور غیر پائیدار کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو روکے گی۔ مارکیٹوں کو ریکوری سے فائدہ ہوتا ہے اور اس طرح وہ شرح میں اضافے کو بہتر طور پر جذب کرنے کے قابل ہوتے ہیں جو کہ مؤخر الذکر کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

38. مندرجہ بالا باتوں کو دیکھتے ہوئے میں ریپو ریٹ میں 50 بیس پوائنٹس اضافے کے حق میں ووٹ دیتا ہوں۔ مزید تبدیلیاں ترقی اور افراط زر کے نتائج پر منحصر ہوں گی۔ چونکہ مستقبل کی حرکتیں یا تو توقف یا اضافہ ہوں گی، یہ اکاموڈیشن کی واپسی کے لیے رہنمائی کو تبدیل کرنا بھی مفید ہے۔ اس لیے میں اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے ووٹ دیتا ہوں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ افراط زر آگے بڑھنے کے ہدف کے اندر رہے، جبکہ ترقی کی حمایت برقرار رہے۔ اگرچہ حقیقی ریپو ریٹ اعمال کے لیے ایک مفید رہنما ہے، اور اس میں نظریاتی

وضاحت ہے، لیکن غیر جانبدار شرح کا درست اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لہذا اس موقف کو لیکویڈیٹی پر کارروائی کے لحاظ سے زیادہ واضح طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، جو 2021 میں شروع ہوا تھا۔

39. بیرونی بینچ مارک سسٹم کے تحت، جیسا کہ یہ فی الحال کام کرتا ہے، بینکوں کو ڈپازٹ کی شرحوں میں یکساں طور پر اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہو سکتی جب تک کہ اضافی لیکویڈیٹی کافی حد تک جذب نہ ہو جائے تاکہ انہیں ریپو پر قرض لینا پڑے۔ اگر اضافی لیکویڈیٹی برقرار رہتی ہے، پھر بھی پالیسی کی شرح بڑھ جاتی ہے، ای سی بی ملٹی ٹائر اضافی ریزرو سسٹم ایک آپشن ہے۔ مرکزی بینک میں رکھے گئے ذخائر کے ایک حصے پر ادا کی جانے والی زیادہ شرحیں بینکوں کے لیے مشروط ہو سکتی ہیں جو اس کا ایک حصہ جمع کنندگان کو دیتے ہیں۔

پروفیسر جینتہ آر ورما کا بیان

40. مئی کی میٹنگ کے دوران اپنے بیان میں، میں نے شرح میں اضافے کے 100 سے زیادہ بیس پوائنٹس کو بہت جلد انجام دینے کا مطالبہ کیا۔ مئی میں 40 بیس پوائنٹس کے اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے، میری ترجیح اس میٹنگ میں 60 بیس پوائنٹس کے اضافے کو ہوتی۔ تاہم، میں نے اسی وجہ سے 50 بیس پوائنٹس کے اکثریتی نقطہ نظر کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا ہے جیسا کہ مئی میں کیا گیا تھا: 10 بیس پوائنٹس کا اختلاف اتنا اہم نہیں ہے کہ اس پر اختلاف کیا جا سکے۔ لہذا، میں پالیسی ریپو ریٹ کو 4.90% تک بڑھانے کے حق میں ووٹ دیتا ہوں۔

41. میں نے مئی میں کہا تھا کہ ایم پی سی کے پاس بہت کچھ کرنا ہے، اور یہ آج بھی سچ ہے۔ اپریل اور اب کے درمیان، ایم پی سی نے پالیسی ریٹ میں 90 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا ہے، لیکن اسی مدت کے دوران آر بی آئی کا سال 2022-23 کے لیے افراط زر کا تخمینہ 100 بیس پوائنٹس سے بڑھ کر 5.7% سے 6.7% ہو گیا ہے۔ لہذا، حقیقی پالیسی کی شرح کم و بیش وہیں رہتی ہے جہاں یہ اپریل میں تھی۔ یہ مجھے لیوس کیرول کی کہاوت کی یاد دلاتا ہے کہ ہمیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے، اور کہیں بھی جانے کے لیے ہمیں اور بھی تیز دوڑنا چاہیے۔ واضح طور پر، حقیقی پالیسی کی شرح کو ابھرتی ہوئی افراط زر اور ترقی کی حرکیات کے مطابق ایک معمولی مثبت سطح پر لانے کے لیے مستقبل کے اجلاسوں میں مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

42. اس لیے مجھے خوشی ہے کہ دوسری قرارداد مئی کی قرارداد سے زیادہ واضح ہے جسے میں نے اس وقت عملی طور پر درست قرار دیا تھا لیکن بات چیت کی افادیت میں کم ہے۔ قرارداد اب اکاڈمیٹیو رہنے کے بارے میں بات نہیں کرتی ہے، اور اپنے آپ کو اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز کرنے تک محدود رکھتی ہے۔ اس لیے میں اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیتا ہوں۔

43. تاہم مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہی مانیٹری پالیسی کمیٹی انخلا کے اس عمل کو نیویگیٹ کرتی ہے، زیادہ مقداری لحاظ سے اس سختی کی ممکنہ رفتار کا اشارہ دینے میں میرٹ موجود ہے۔ بہت سے سرکردہ مرکزی بینک فی الحال پالیسی ریٹ کے مستقبل کے راستے کی پیشین گوئیاں کئی سہ ماہی آگے فراہم کرتے ہیں۔ مانیٹری پالیسی کمیٹی نے اب کئی سالوں کا تجربہ جمع کر لیا ہے، اور

آر بی آئی نے مرکزی بینک کو نشانہ بناتے ہوئے ایک بالغ افراط زر میں تبدیل کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مانیٹری پالیسی کمیٹی کے ممبران پالیسی ریٹ کے مستقبل کے راستے کے تخمینے فراہم کرنے کی طرف بڑھنا شروع کریں۔ یہ طویل مدتی بانڈ مارکیٹوں کو مستحکم کرنے اور افراط زر کی توقعات کو مستحکم کرنے میں مدد کرے گا۔

ڈاکٹر راجیو رجن کا بیان

44. یورپ میں جاری جنگ اور اس کے نتیجے میں عائد پابندیوں نے سپلائی چین میں رکاوٹوں کو بڑھا کر اور وبائی امراض کے بعد کی بحالی کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کو بڑھا کر عالمی معیشت کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ مہنگائی کئی ممالک میں کئی دہائیوں کی چوٹیوں کو چھونے اور برقرار رہنے کے ساتھ، طویل مدتی افراط زر کی توقعات کے غیر منقطع ہونے کے خطرات کئی گنا بڑھ گئے ہیں جن کی وجہ سے مانیٹری اتھارٹیز کے لیے تدبیر کی بہت کم گنجائش ہے۔ کئی ایشیائی معیشتیں، جنہوں نے مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باوجود گزشتہ سال پالیسی کو سخت کرنے سے پرہیز کیا، مہنگائی کے خلاف جنگ میں اپنے ترقی یافتہ اقتصادی ہم منصبوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ تاہم، سختی کی رفتار اور حد ملک کی مخصوص میکرو اکنامک ترقیات اور ضروریات کے مطابق ہیں۔

45. ہندوستانی تناظر میں، گھریلو اقتصادی سرگرمی 2022-23 میں متوقع رفتار پر آگے بڑھ رہی ہے جو کہ اپریل۔ مئی 2022 کے دوران دستیاب ہائی فریکوئنسی انڈیکسٹرز سے واضح ہے۔ خاص طور پر، 70 میں سے 51 ہائی فریکوئنسی انڈیکسٹرز جن کی حقیقی معاشی سرگرمیوں کو ٹریک کرنے کے لیے نگرانی کی جاتی ہے (مطالبہ اور رسد دونوں طرف سے)، نے وبائی امراض سے پہلے (2019-20) کی سطح کو عبور کر لیا ہے۔ جب کہ 37 ہائی فریکوئنسی انڈیکسٹرز نے وبائی امراض سے پہلے کی سطح کو 10 فیصد سے زیادہ کر لیا ہے، 30 ہائی فریکوئنسی اشارے اسے 20 فیصد سے زیادہ کر چکے ہیں۔ مجموعی طور پر، زیادہ افراط زر اور مالیاتی حالات سخت ہونے کے باوجود ترقی کے محرکات سخت ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

46. اپریل میں افراط زر میں 84 بیسس پوائنٹس کے اضافے سے 7.8 فیصد اضافہ ہوا جس کے ساتھ خوراک، ایندھن اور بنیادی زمروں کا احاطہ کرنے والے وسیع البنیاد رفتار اثرات (ماہ بہ ماہ قیمت میں اضافہ) شامل تھا۔ 12 فوڈ سب گروپس میں سے 6 اور بنیادی طور پر 10 میں سے 8 گروپس/سب گروپس نے افراط زر میں اضافہ درج کیا۔ مجموعی طور پر، اپریل میں تقریباً 78 فیصد سی پی آئی باسکٹ میں افراط زر میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سی پی آئی ڈیفیوژن انڈیکس - مثبت قیمتوں میں اضافے کے لیے اور قیمتوں میں اضافے کے لیے جو کہ 6 فیصد کی موسمی طور پر ایڈجسٹ شدہ سالانہ شرح پر یا اس سے زیادہ ہیں - اپریل میں تیزی سے بڑھے، جس سے قیمت کے دباؤ میں اضافہ ہوا۔ ان کی عکاسی کرتے ہوئے، تمام بنیادی افراط زر کے اقدامات - اخراج پر مبنی اور تراشے ہوئے اوسط اقدامات - اپریل میں 6 فیصد سے تجاوز کر گئے اور 6.4 فیصد سے 7.5

فیصد کی حد میں تھے۔ ویٹڈ میڈین (وزن کے لحاظ سے 50 ویں فیصد سے متعلق افراط زر) بھی اپریل میں مزید 40 بیسس پوائنٹس سے بڑھ کر 6.5 فیصد ہو گیا۔

47. مہنگائی کے عام ہونے کی شدت اور حد کو دیکھتے ہوئے جیسا کہ پچھلے پیراگراف میں بتایا گیا ہے، 2022-23 کے دوران اوسط سی پی آئی افراط زر اب 6.7 فیصد متوقع ہے، جو کہ اپریل 2022 کی پالیسی میں موجود 5.7 فیصد سے ایک فیصد پوائنٹ (100 بیسس پوائنٹس) کا اضافہ ہے۔ افراط زر کے تخمینوں میں نظرثانی کا تقریباً تین چوتھائی حصہ خوراک کی وجہ سے ہے کیونکہ عالمی قیمتوں میں منفی اثرات عارضی سے زیادہ ہونے کی توقع ہے۔ اگرچہ گزشتہ چند سالوں کے دوران مجموعی طلب کے حالات دب گئے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ بار بار سپلائی کے جھٹکے بنیادی طور پر افراط زر کے فرق کو برقرار رکھنے کا باعث بنتے ہیں جس کی وجہ سے افراط زر ہدف سے بلند سطح پر رہتا ہے۔ اس طرح کے بڑے اور مسلسل سپلائی جھٹکے افراط زر کی توقعات کو غیر مستحکم رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

48. طویل جغرافیائی سیاسی تناؤ اور تنازعات کا جلد حل نہ ہونے کی وجہ سے مہنگائی کی بڑھتی ہوئی رفتار پر کافی غیر یقینی صورتحال کے بادل چھا جاتے ہیں۔ اگرچہ حکومت کی طرف سے سپلائی سائیڈ کے اقدامات بلاشبہ لاگت کے دباؤ کو کم کریں گے، لیکن اسے مہنگائی کی توقعات کو مستحکم کرنے اور قیمتوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ پر قابو پانے کے لیے کیلیبریٹڈ مانیٹری پالیسی کے اقدامات سے پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں افراط زر کی توقعات کو دیکھتے ہوئے بڑی حد تک موافقت پذیر یا پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے نظر آتے ہیں، سپلائی میں مسلسل رکاوٹیں اور اس کے نتیجے میں قیمتوں کا دباؤ زیادہ افراط زر کی توقعات میں شامل ہو سکتا ہے۔ چونکہ افراط زر اور پیداوار کے درمیان قلیل مدتی تجارت اعلیٰ افراط زر کی توقعات (فلیس وکر کی اوپر کی طرف شفٹ) کے تحت بگڑتی ہے، اس سے افراط زر کی توقعات پر لگام لگانے کے لیے فرنٹ لوڈڈ پالیسی ایکشن کی ضرورت ہوگی۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ مرکزی بینک کی ساکہ بچانے کے تناسب کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے – پالیسی میں سختی کی وجہ سے ترقی کا نقصان۔ اس طرح، براہ راست اثر سے زیادہ، یہ دوسرے دور کے اثرات ہیں جن کو مرکزی بینک طویل مدتی افراط زر کی توقعات کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو بدلے میں، درمیانی مدت میں کم اور مستحکم افراط زر فراہم کر سکتے ہیں۔

49. مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مانیٹری پالیسی کمیٹی کے اس تخمینہ کو دیکھتے ہوئے کہ 2022-23 کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران افراط زر 6 فیصد کی اوپری ٹولیرنس کی سطح سے اوپر رہنے کا امکان ہے جس میں ہیڈلائن پر دباؤ برقرار رکھنے والے غذائی افراط زر کو مسلسل جھٹکوں کے ساتھ، میں پالیسی ریپو ریٹ میں 50 بیسس پوائنٹس کے اضافے کو ووٹ دینا ہوں۔ میں ترقی کی حمایت کرتے ہوئے، آگے بڑھنے والے ہدف کے ساتھ افراط زر کو ہم آہنگ کرنے کے لیے اکاموڈیشن سے دستبرداری کے لیے بھی ووٹ دیتا ہوں۔ ایم پی سی کے الفاظ "اکاڈومیٹیو رہنے کے لئے" اور موقف کو رد کر کے اور اکاموڈیشن واپس لینے پر توجہ مرکوز کر کے موقف کو دوبارہ بیان کرنے کے فیصلے پر، یہ غیر معمولی وبائی اقدامات سے متاثرہ لیکویڈیٹی کو واپس لینے

کے لیے حالیہ مانیٹری پالیسی کے اقدامات کے مطابق ہے۔ اب تک اٹھائے گئے اقدامات نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ مالیاتی پالیسی کے موقف کے مطابق لیکویڈٹی کے حالات تیار ہوتے ہیں اور لیکویڈٹی کے زیادہ ہونے سے افراط زر کو اضافی خطرات لاحق نہیں ہوتے ہیں۔

50. پالیسی اقدامات کو فرنٹ لوڈ کرتے وقت، ہر شخص کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اکتوبر 2019 میں بیرونی بینچ مارک پر مبنی قرضے کی شرح (ای بی ایل آر) متعارف ہونے کے بعد پالیسی کی ترسیل کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ کل فلوٹنگ ریٹ کا 40 فیصد سے زیادہ بقایا ہے۔ بیرونی بینچ مارکس سے منسلک قرضوں کی وجہ سے قرضے کی حقیقی شرحوں میں اس کے اثر کی ڈگری میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے موجودہ دور میں مالیاتی ترسیل کو تقویت ملے گی۔ بیرونی بینچ مارک پر مبنی قرض دینے کی شرحوں کے نظام کا بقیہ فریم ورک جو قرضے کی شرحوں کو تیز اور وسیع تر منتقلی کے قابل بناتا ہے اور ساتھ ہی بینکوں کی جانب سے پالیسی کی شرح میں تبدیلیوں کو قرضے کی شرحوں میں تیزی سے منتقل کرنے کے رجحان کے ساتھ، خاص طور پر سختی کے الٹ پھیر کے دوران، موجودہ سختی کے مرحلے کے دوران مطلوبہ نتیجہ حاصل کرنے کے لئے اس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ یقیناً، آگے بڑھنے والی افراط زر کی رفتار ایک اہم تعین کرنے والا عنصر ہوگا۔

51. زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جب مالیاتی-مالی ہم آہنگی بہترین ہو تو افراط زر سے لڑنا ایک مشترکہ ذمہ داری بن جاتا ہے جو کامیاب افراط زر کم کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس تناظر میں، مالیاتی پالیسی قیمتوں کے استحکام کو ترجیح دیتی ہے اور مالیاتی پالیسی کپییکس کے ذریعے اخراجات کے معیار پر زور دیتی ہے، معیشت خالص فائدہ اٹھانے والی بن جاتی ہے۔ اس طرح، یہ حکومت کے لیے اہم ہو سکتا ہے - مرکز اور ریاستوں دونوں کے لیے - اپنے بجٹ شدہ سرمایہ کاری کے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے اور افراط زر پر لگام ڈالنے کے لیے مالیاتی سختی کے درمیان معیشت کے لیے نرمی کو یقینی بنانے کے لیے اپنے انسداد چکراتی پالیسی لیور کے ذریعے کام کرنے کے لئے اہم ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر مائیکل دیباہراتا پاترا کا بیان

52. دنیا بھر میں کاروباری اور مالیاتی فورمز پر بات چیت کا موضوع "گلوبلائزیشن ختم ہو گیا ہے" لگتا ہے۔ جغرافیائی سیاست سرمایہ کاری کے تمام فیصلوں کے لئے فرنٹ اور مرکز بن گئی ہے۔ ساحل کے قریب، ساحل پر، اور ساحل پر دوبارہ کام کرنے سے سرمایہ کاروں کی کانفرنسوں کے ذریعے ساحل پر کام کرنے اور دوبارہ بحال کرنے پر، دوست ممالک کو سپلائی چینز کو منتقل کرنے یا دوستی کے ساحل کی منتقلی کے لیے مؤثر بات میں اضافہ ہوا ہے۔ آؤٹ سورسنگ پر مبنی عالمگیریت کا دور ختم ہو چکا ہے۔ کھانے سے کئی دہائیوں کے پیداواری فوائد کو الٹ دیا جا رہا ہے اور یہ افراط زر میں ظاہر ہو رہا ہے۔

53. عالمی نقطہ نظر کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاحات اب انتہائی موسمی حالات سے اخذ کی جا رہی ہیں۔ بانڈ کی پیداوار اور صارفین کے سروے سرخی پر رہ رہے ہیں۔ "کساد بازاری" کے لیے گوگل کی تلاشیں بڑھ رہی ہیں۔ درحقیقت، بیانیہ اس طرف سے بدل رہا ہے کہ

آیا وہاں کساد بازاری ہو گی کہ کساد بازاری کی شکل کیا ہو گی کیونکہ مانیٹری پالیسی فرنٹ فٹ پر جاتی ہے۔

54. ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کئی دہائیوں کی بلندیوں پر ہونے کے ساتھ، افراط زر کا بحران عالمی ہے۔ اس کے جواب میں، دہائیوں میں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر مانیٹری پالیسی کو سخت کرنے کا عمل جاری ہے۔ یہ کئی سالوں میں سب سے زیادہ مربوط سختی کا دور ہے، اور کارروائیاں مطابقت پذیر دکھائی دے رہی ہیں کیونکہ درآمد شدہ افراط زر کے دباؤ کو ملک کے مخصوص عوامل کے ذریعے بڑھایا جا رہا ہے۔ پھر بھی، مانیٹری پالیسی کے لیے، مادی طور پر مانگ کو کم کرنے کے بجائے، توقعات کا انتظام کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

55. عالمی افراط زر کا بحران حالیہ تاریخ میں خوراک اور توانائی کے شدید ترین بحرانوں میں سے ایک بحران ہے جو اب پوری دنیا میں سب سے زیادہ کمزوروں کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ ترقی پذیر دنیا میں، خوراک کی قلت ممکنہ طور پر اس سال اور اگلے سال کے ابتدائی حصے تک رہے گی، جس سے خوراک کی قیمتوں میں اضافے کے درد میں اضافہ ہوگا۔ یہاں تک کہ دنیا کے امیر ترین ممالک میں، خوراک کی بلند قیمتیں نسل میں پہلی بار غذائی غربت کا باعث بن رہی ہیں۔

56. اس بحران کا شکار ابھرتی ہوئی مارکیٹ ایکوٹی اور بانڈز ہیں۔ بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والے اشاریہ جات کے لحاظ سے، ابھرتے ہوئے مارکیٹ بانڈز تین دہائیوں میں اپنے بدترین نقصانات کا شکار ہیں، جو عالمی شرح سود میں اضافے سے متاثر ہیں۔ زرمبادلہ کی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ کا اضافہ سپلائی چین کے دباؤ، جہاز رانی کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور مانیٹری پالیسی کو معمول پر لانے کے راستے پر میزبان ملک کی پوزیشن کا کام بن گیا ہے۔

57. ہندوستان عالمی افراط زر کے بحران سے متاثر ہو رہا ہے جیسا کہ حالیہ نتائج نے ظاہر کیا ہے۔ جنگ کے بعد سے سی پی آئی میں دو تہائی تبدیلی جغرافیائی سیاسی خطرے کو عملی شکل دینے کی عکاسی کر رہی ہے۔ اگرچہ جاری مہنگائی میں اضافہ ہر جگہ سپلائی کا رجحان ہے، لیکن سپلائی کو ٹھیک کرنے میں ہمیشہ وقت لگتا ہے۔ اس سمت میں مالیاتی نظم و ضبط پر دباؤ کی قیمت پر قابل ستائش کوششیں کی گئی ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قیمتوں میں استحکام ایک مشترکہ ذمہ داری ہے - حکومت افراط زر کا ہدف مقرر کرتی ہے اور مرکزی بینک اسے نافذ کرتا ہے۔

58. جواب دینے کے لیے سپلائی کے لیے وقت حاصل کرنے کے لیے، مانیٹری پالیسی کے دو ٹوک آلے کو استعمال کرنا ہوگا - اس موقع پر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ مانیٹری پالیسی کیا کرے گی؟ حقیقت یہ ہے کہ افراط زر اب بھی بلند ہے اور پھیل رہا ہے اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کچھ ایسی طلب ہے جو ان بلند قیمتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہے، شاید وبائی دباؤ کے ردعمل میں انتقامی اخراجات کی وجہ سے۔ درحقیقت، بنیادی بنیادی افراط زر - انڈیکس کا سب سے سست حصہ - خوراک، ایندھن، پٹرول، ڈیزل، سونا اور چاندی کو چھوڑ کر سی پی آئی (44 فیصد بمقابلہ 47 فیصد سی پی آئی معیاری کور میں) - اور وزنی میڈین - جو کہ عامیت اور رفتار دونوں دکھا رہے

ہیں۔ مئی کے لیے ہائی فریکوئنسی انڈیکٹرز مانگ میں توسیع کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ مانیٹری پالیسی کے کچھ فرنٹ بوجہ کی ضمانت دیتا ہے تاکہ اس میں ترمیم کی جا سکے تاکہ اگرچہ یہ پوری طاقت میں نہ ہو، یہ دستیاب سپلائی سے زیادہ نہ ہو۔ اس عمل میں، اخراجات میں کمی آئے گی، اسی طرح مانگ میں بھی کمی آئے گی اور معیشت میں بھی۔ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ریپو ریٹ کو اس اونچائی پر لے جایا جائے جو کم از کم مہنگائی کی پیش گوئی کے چار سہ ماہی سے اوپر ہو، یہ جانتے ہوئے کہ مانیٹری پالیسی تاخیر کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، عوامی تاثرات اور توقعات کو درست کرنا ضروری ہے تاکہ مالیاتی سختی کے نتیجے میں نمو 2023-24 میں 7 فیصد کے مقابلے میں 6 فیصد کے قریب رہے گی۔

59. اگر اس افراط زر کو ہاتھ سے جانے دیا جاتا ہے، تو یہ (i) بحالی کی بنیادوں کو مسخ کر سکتا ہے جو بتدریج حاصل کر رہی ہے - تجرباتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں 6 فیصد سے زیادہ افراط زر ترقی کے لیے غیر واضح طور پر نقصان دہ ہے۔ (ii) سرمایہ کاری کے فیصلوں کو روکیں کیونکہ کاروبار اس بات کی فکر کریں گے کہ قیمتوں کی ان بلند سطحوں پر ان کی مصنوعات کی مانگ ملتوی ہو جائے گی۔ (iii) ڈیزائرز کو ان کے ڈیزائنز پر منفی واپسی کے بارے میں فکر مند ہونے کا سبب بنتا ہے اور اس وجہ سے سونے جیسے قیمت کے وقت پر جانچے گئے ہولڈرز کی طرف منتقل ہوتا ہے جو ہندوستان کے معاملے میں کیپیٹل فلائٹ کا سبب بنتا ہے - پبلی دھات کا دنیا کا دوسرا سب سے بڑا درآمد کنندہ صرف 1 فیصد پیدا کرتا ہے۔ گھریلو استعمال؛ (v) شرح مبادلہ میں کمی کا سبب بنتا ہے جو درآمدی افراط زر میں اضافہ کرے گا، سرمائے کی آمد کی حوصلہ شکنی کرے گا اور بڑے سرمائے کے اخراج کو متحرک کرے گا۔

60. تو، جو بات ہونی تھی وہ ہو چکی ہے۔ ایک طرف عصبیت پسند ہیں - وہ اپنے ہونٹ چاٹتے ہیں اور جنون میں رہتے ہیں کہ آر بی آئی، ذبح کے لئے بھیڑ کے بچے کی طرح، اپنی مانیٹری پالیسی مینڈیٹ میں ناکام ہونے کو ہے۔ وہ ایک طریقہ کار کے مسئلے اور سنسنی خیزی کے درمیان فرق کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

61. احتساب کا طریقہ کار مانیٹری پالیسی فریم ورک میں اعتبار کو بڑھاتا ہے اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جوابدہی کے لیے وسیع عوامی حساسیت قیمتوں کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے مانیٹری پالیسی کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ افراط زر کی توقعات اس یقین کے ارد گرد مستحکم ہیں کہ مالیاتی پالیسی ہدف سے مسلسل انحراف کو برداشت نہیں کرے گی کیونکہ ایسا کرنے کے لیے قانون سازی کی طرف سے نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری طرف حقائق ہیں، ناقابل تغیر، جو بتاتے ہیں کہ مہنگائی عروج پر ہے۔ جون میں، پیٹرول اور ڈیزل پر ایکسائز ڈیوٹی کی کٹوتیوں نے سختی سے آغاز کیا اور ہیڈلائن افراط زر سے 20 بی پی ایس کو گھٹا دیا۔ اس کے بعد دوسرے آرڈر کے اثرات مرتب ہوں گے۔ دیگر اقدامات مارجن پر بنیادی افراط زر کو نرم کرنے کے لیے سیکنڈ آرڈر اثرات کی طرح کام کریں گے۔ جیسا کہ مانیٹری پالیسی اپنی وقفے وقفے سے کام کرتی ہے، طلب لامحالہ روکے گی اور رسد کی سطح پر سکڑ جائے گی۔ 2022-23 کی چوتھی سہ ماہی تک افراط زر واپس 6 فیصد سے نیچے آ جائے گا۔ 2023-24 میں، یہ 4 فیصد تک اعتدال پر آ

جائے گا۔ یہ سب سے زیادہ عملی نتیجہ ہے جس کی موجودہ غیر معمولی حالات میں امید کی جا سکتی ہے۔

62. دنیا بھر میں مہنگائی کی سطح کچھ عرصے کے لیے بلند رہے گی۔ اس لیے دیکھنے کی چیز مہنگائی کی سمت ہے نہ کہ اس کی سطح، جو کہ زبردست جھٹکوں کے پیش نظر کچھ دیر تک بلند رہے گی۔ اگر سال کی دوسری ششماہی میں ہیڈ لائن افراط زر نیچے آنا شروع ہو جاتا ہے، تو پالیسی کی شرح کو مستقبل کی افراط زر کی سطح سے اوپر لے جانے کا مقصد جلد ہی حاصل ہو جائے گا، جس سے توقف اور دوبارہ ترتیب دینے کا موقع ملے گا۔

63. اگر مانسون کی جلد آمد اور انڈونیشیا کی جانب سے خوردنی تیل کی برآمدات پر عائد پابندی کو ہٹانے سے خوراک کی قیمتوں پر فی الحال تصور کیے جانے سے کہیں زیادہ بہتر نقطہ نظر کی پیشین گوئی کی جاتی ہے، تو ہندوستان مہنگائی کے بحران کو پہلے ہی قابو کر لیتا اور باقی دنیا سے دوگنا ہو جاتا۔ بلاشبہ، قیمتوں کے دباؤ کو عام کرنے کی صورت میں جنگ کے اثرات مہنگائی میں انتہائی خوفناک کمی اور احتساب کے معیار کی ممکنہ خلاف ورزی کا سبب بنے گا۔ لڑائی میں ہار ہو جائے گی لیکن جنگ جیتی جا سکتی ہے، اگر بھارت مہنگائی کے مستقبل کے راستے کو جھکانے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے سپلائی سائیڈ اقدامات سے کم نہیں ہے۔ ایل اے ایف کوریڈور کو سخت کرنا اور اپریل 2022 میں اسٹینڈ ڈپازٹ کی سہولت کا تعارف اس کی منزل کے طور پر مقررہ شرح ریورس ریپو سے 40 بیس پوائنٹس زیادہ ہے۔ کیش ریزرو ریشو کی ضرورت میں 50 بیس پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ مئی میں پالیسی ریٹ میں 40 بیس پوائنٹس کا اضافہ؛ اور آج کی میٹنگ میں پالیسی ریپو ریٹ میں مجوزہ اضافہ اس میں شامل ہے۔

64. اس بات کا اعادہ کرنے کے لیے کہ غیر معمولی حالات کے پیش نظر دنیا بھر میں مہنگائی بڑھ رہی ہے، ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ 2022-23 کی آخری سہ ماہی یا 2023-24 کی پہلی سہ ماہی تک مہنگائی کو ٹولیرنس کی حد میں لایا جائے اور اسے 2023-24 کے دوران ہدف کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہم آہنگ کیا جائے۔ یہ پیداوار کے نقصان کو کم سے کم کر سکتا ہے۔ اگر حقیقی جی ڈی پی نمو 2022-23 اور 2023-24 میں جی ڈی پی کے 6-7 فیصد کے درمیان رہتی ہے، تو بحالی جو تیزی سے مستحکم ہو رہی ہے اسے حقیقت تک پہنچنے کا کافی موقع ملتا ہے۔

65. اگر یہ سب کچھ ہوتا ہے تو آر بی آئی ترقی کو ذہن میں رکھتے ہوئے قیمتوں کے استحکام کو ترجیح دینے کے اپنے مینڈیٹ کو پورا کر لے گا۔

66. اسی کے مطابق، میں پالیسی ریپو ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس بڑھانے اور اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے ووٹ دیتا ہوں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ افراط زر آگے بڑھنے کے ہدف کے اندر رہے، جبکہ ترقی کی حمایت برقرار رہے۔

جناب شکتی کانت داس کا بیان

67. یورپ میں جنگ طول پکڑ رہی ہے۔ جنگ کا خاتمہ اور پابندیاں کہیں نظر نہیں آتیں۔ غیر یقینی صورتحال جاری ہے۔ عالمی ترقی اور تجارت میں مسلسل کمی آ رہی ہے، عالمی اجناس کی قیمتیں برقرار ہیں اور دنیا بھر میں مالیاتی منڈیاں زیادہ غیر مستحکم ہو رہی ہیں۔ زیادہ تر مرکزی بینکوں میں مانیٹری پالیسی کو معمول پر لانا روز کا معمول بن گیا ہے۔ جنگ نے تمام جغرافیائی علاقوں میں افراط زر کے دباؤ کو عالمگیر بنا دیا ہے، اور مہنگائی کی طویل مدتی توقعات کے بے ترتیب ہونے کے بڑھتے ہوئے خطرات ہیں۔ اگرچہ کچھ اشیاء کی قیمتیں - جیسے دھاتیں اور کھاد - میں کچھ نرمی دیکھی گئی ہے، زیادہ تر خوراک اور تمام توانائی کی قیمتیں بلند رہی ہیں۔

68. اس پس منظر میں، اپریل 2022 کے لیے گھریلو سی پی آئی افراط زر بڑھ کر 7.8 فیصد تک پہنچ گیا - افراط زر کا لگاتار چوتھا مہینہ 6.0 فیصد کی اوپری ٹولیرنس کی سطح سے اوپر ہے۔ کموڈٹی کی بلند عالمی قیمتوں کے منفی اثرات اپریل اور اس کے بعد ملکی قیمتوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ گھریلو عوامل نے بھی اپنا کردار ادا کیا، شدید گرمی کی لہر اور اس کے نتیجے میں پیداوار میں کمی کے نتیجے میں متعدد اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہمارے تازہ ترین جائزے کے مطابق، موجودہ سال (2022-23) میں اوسط سالانہ افراط زر 6.7 فیصد رہنے کی توقع ہے، جبکہ پہلے تین سہ ماہیوں میں چھ فیصد سے اوپر رہنے کی توقع ہے۔

69. دوسری طرف، ترقی کے عوامل وسیع پیمانے پر توقعات کے مطابق تیار ہو رہی ہیں جیسا کہ اپریل-مئی 2022 کے دوران دستیاب ہائی فریکوئنسی انڈیکیٹرس سے ظاہر ہوتا ہے۔ نارمل جنوب مغربی مانسون کی پیش گوئی، روزگار کے حالات میں بہتری جیسا کہ لیبر فورس کی شرکت (ایف ایف پی) اور روزگار کی شرح سے ظاہر ہوتا ہے۔ آر بی آئی کے سروے کے ابتدائی نتائج صلاحیت کے استعمال میں مسلسل اضافہ اور غیر غذائی قرضوں کی ترقی کو بہتر بنانے کی نشاندہی کرتے ہیں جو کہ ترقی کے نقطہ نظر کے لیے اچھا ہے۔ ایک ساتھ، ان پیش رفتوں سے نجی کھپت اور سرمایہ کاری کی حمایت کی توقع کی جا سکتی ہے۔ 2021-22 میں خالص گھریلو مالی بچت (ایچ ایف ایس)، اگرچہ پچھلے سال سے معتدل ہے، وبائی امراض سے پہلے کی سطح سے اوپر رہی اور بینکوں اور کارپوریٹس کی صحت مند بیلنس شیٹس کے ساتھ، نجی کھپت اور سرمایہ کاری کو سپورٹ کر سکتی ہے۔ عالمی غیر یقینی صورتحال میں اضافے کے باوجود، تجارتی سامان کی برآمدات نے مئی 2022 میں لگاتار پندرہویں مہینے کے لیے دوہرے ہندسے کی نمو حاصل کی۔ ان تمام پیش رفتوں کے تناظر میں، 2022-23 کے لیے ترقی کا تخمینہ 7.2 فیصد پر برقرار رکھا گیا ہے، جیسا کہ اپریل کی ایم پی سی کی قرارداد میں تھا۔

70. اس طرح، جب کہ بلند افراط زر ایک بڑی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے، اقتصادی سرگرمیوں کا احیاء مستحکم ہے اور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ مہنگائی اور افراط زر کی توقعات سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کے لیے مناسب وقت ہے۔ اسی مناسبت سے، میں ریپو ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے لیے ووٹ دیتا ہوں جو کہ مہنگائی کی ترقی کی حرکیات کے مطابق ہو گا اور سپلائی کے منفی جھٹکوں کے دوسرے دور کے اثرات کو کم کرنے میں مدد

کرے گا۔ یہ کارروائی قیمتوں کے استحکام کے لیے ہمارے عزم کو تقویت دے گی – ہمارا بنیادی مینڈیٹ اور درمیانی مدت میں پائیدار ترقی کے لیے ایک پیشگی شرط

71. میں مکمل طور پر اکاموڈیشن کی واپسی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اپنی پالیسی کے ارادے کو زیادہ واضح کرنے کے لیے موقف میں تبدیلی کے لیے بھی ووٹ دیتا ہوں۔ اس تناظر میں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ریپو ریٹ ابھی بھی وبائی مرض سے پہلے کی سطح سے نیچے ہے اور لیکویڈیٹی سرپلس اب بھی اس وبائی مرض سے پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ جیسا کہ حالیہ مہینوں میں ہماری پالیسی غیر مبہم طور پر اکاموڈیشن سے دستبرداری پر مرکوز رہی ہے، لیکویڈیٹی اور شرح دونوں لحاظ سے، موقف کے الفاظ میں تبدیلی کو ہمارے حالیہ نقطہ نظر کے تسلسل اور ٹھیک ٹیوننگ کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اکاموڈیشن کی واپسی، جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، بحالی کے عمل میں خلل نہ ڈالے گا اور مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لیے ہماری جاری کوششوں کو تقویت دے گا اور افراط زر کی توقعات کو پورا کرے گا۔

(یوگیش دیال)

چیف جنرل مینیجر

پریس ریلیز: 2022-2023/406